© rasailojaraid.com

"غریب اور امیر ملکوں کے درمیان موجودہ تفاوت از روئے انسانیت ناقابلِ برداشت ہے۔"

اقوام متحدہ کے زیرِ اہتمام "سربراہی خوراک کانفرنس" (روم: ۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء) کے موقع پر کیتھولک چرچ کے ۷۶ سالہ رہنما پوپ جان پال دوم نے تحدیدِ نسل اور قلت خوراک کے مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اُنھوں نے حسبِ سابق قلت خوراک کے پس منظر میں تحدیدِ نسل کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اِس کے برعکس اُنھوں نے کانفرنس کے شرکاء پر زور دیا ہے کہ وہ امیر اور غریب ملکوں کے درمیان پائے جانے والے ناقابلِ برداشت تفاوت کے ختم کرنے کی کوشش کریں۔

پوپ نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں کہا کہ آج ایک طرف بھوک اور افلاس اور دوسری طرف پُرتعیش زندگیاں گزاری جا رہی ہے، اِس صورت حال کی تبدیلی کے لیے دُنیا کے تمام ملکوں کو باہم مل کر کوششیں کرنا ہوں گی۔ "از روئے انسانیت غربت و افلاس اور امارت کے درمیان یہ تفاوت ناقابلِ برداشت ہے۔"

تحدیدِ نسل کے ذریعے قلت خوراک کے مسئلے کا حل تلاش کرنے والوں پر اُنھوں نے کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "محض افراد کی تعداد سے وسائل خوراک کی ناکافی اور غیر منصفانہ تقسیم کے مسئلے کی وضاحت نہیں ہوتی۔ اِس مغالطہ آمیز تصوّر کو ہمیں ایک طرف رکھ دینا چاہیے کہ جب افراد زیادہ ہوں گے تو غربت لازمی ہے۔" پوپ نے والدین کے اِس حق پر زور دیا کہ وہ اپنے خاندان کو اپنی خواہش کے مطابق بڑھا سکتے ہیں۔ ہر خاندان کی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض ہیں اور ریاستی پالیسیوں میں افراد کے "بنیادی حقوق" کا خیال رکھا جانا چاہیے۔" یہ خیال کرنا درست نہیں کہ عالمی آبادی کو ایک سطح پر برقرار رکھ کر، یا اِسے کم کر کے غربت کا مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے۔"

اِس موقع پر پوپ نے وسطی افریقہ میں جاری بحران پر بھی گفتگو کی۔ اُنھوں نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دس لاکھ سے زائد فاقہ زدہ تارکینِ وطن کی امداد کے لیے ایک بار پھر اپیل کی۔ اُنھوں نے ان پریشان حال لوگوں کو ان الفاظ میں تسلّی دی کہ وہ اُن مظلوموں کے دکھ درد میں شریک ہیں جنھیں اپنے ملک سے نکال دیا گیا ہے اور اُنھیں کوئی مدد نہیں مل رہی۔

© rasailojaraid.com